کیا فقہ شافعی میں میوزک جائز ہے؟ فقہ شافعی میں میوزک کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ شوافع کے نزدیک میوزک کس حد تک جائز ہے اور کیا صورتیں ناجائز ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

موسیقی (Music) سننا، سنانا، ناجائز و گناہ ہے، قرآن و حدیث میں اس کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے، موسیقی میں استعمال کیے جانے والے عموماً آلات موسیقی شوافع کے نزدیک بھی ناجائز و حرام ہیں، جلیل القدر فقہائے شافعیہ نے بصراحت ذکر کیا کہ ہمارے نزدیک اصح و معتمد قول کے مطابق ایک دو آلات کے علاوہ تمام آلاتِ موسیقی کا استعمال، ان کا سننا، سنانا، ناجائز ہے، حتی کہ امام شہاب الدین رملی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے **"حاشیۃ الرملی الکبیر علی اسنی المطالب فی شرح روضۃ الطالب"** میں اور علامہ ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خطیب الشام امام دولقی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے حوالے سے **"کف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع"** میں لکھا کہ بعض اہل علم حضرات نے مذہبِ شافعی کی طرف نسبت کرتے ہوئے بانسری کا حلال ہونا بیان کیا ہے اور معاذاللہ! اسے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ یا ان کے معتمد اصحاب میں سے کسی کا مذہب قرار دیا، ان حضرات پر انتہا درجے کا تعجب ہے کہ انہوں نے اتنی بڑی نسبت کر دی، حالانکہ اس بات کی کوئی اصل نہیں، یہ بات ثابت شدہ اور مسلّم ہے کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بشمول بانسری تمام آلاتِ موسیقی کو حرام قرار دیا ہے، بلکہ بانسری کو تو بدرجہ اولیٰ حرام ہونا چاہیے کہ دیگر آلات کے مقابلہ میں اس میں تاثیر زیادہ ہے۔ نیز بعض علمائے شافعیہ نے اپنی کتب میں آلاتِ موسیقی میں سے ہر ایک کو الگ الگ ذکر کے اس کا معنی و مفہوم پھر جس کے متعلق کوئی اختلاف تھا تو اس کو بیان کیا اور معتمد اور شوافع کا مذہب بھی بیان کیا، اس قدر تفصیل سے

واضح ہوتا ہے کہ مطلقاً شوافع کی طرف موسیقی کے جواز کو منسوب کرنا، بہت بڑی خیانت اور جلیل القدر ائمہ دین پر تہمت ہے۔

البتہ دفّ کے متعلق فقہائے شافعیہ کی مختلف آراء ہیں، بعض شوافع نے مطلقاً اعلانِ نکاح کے لیے یا خوشی کے اظہار کے لیے دفّ بجانے کو جائز قرار دیا، جیسا کہ بچے کی ولادت پر، عید کے موقع پر، کسی گمشدہ شخص کے واپس آنے پر، مریض کو شفاء ملنے پر دف بجانے کو اور بادشاہ یا کسی معزز یا کسی قافلہ کی واپسی کے اعلان کے لیے نقارہ بجانے کو جائز قرار دیا، بلکہ بعض نے شادی اور ختنہ کے موقع پر دفّ کو نہ صرف جائز، بلکہ مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ امام بغوی شافعی عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ نے "شرح السنۃ" میں اس کی صراحت کی۔ پھر اس میں بھی بعض کا اختلاف ہے، بعض جھانج کے ساتھ بھی جائز قرار دیتے ہیں اور بعض جھانج نہ ہونے کی صورت میں مشروط اجازت دیتے ہیں۔ اور بعض نے علاقوں کے عُرف و رواج اور فسادِ زمانہ کے اعتبار سے حکم میں فرق بیان کیا ہے۔ یونہی بانسری کے بارے میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں، تاہم اصح قول وہی ہے جو اوپر بیان کر دیا گیا۔

قاضی القضاۃ ابو الحسن امام علی بن محمد المعروف "امام ماوردی" رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سال وفات: 450ھ) لکھتے ہیں: "و أما الملاهي فعلى ثلاثة أضرب: حرام، ومكروه، وحلال، فأما الحرام: فالعود والطنبور والمعزفة والطبل و المزمار وما ألهى بصوت مطرب إذا انفرد، وروى عبد الله بن عمر...، وأما المكروه: فما زاد به الغناء طربا، ولم يكن بانفراده مطربا، كالفسح، والقضيب، فيكره مع الغناء لزيادة إطرابه ولا يكره إذا انفرد لعدم إطرابه، وأما المباح: فما خرج عن آلة الاطراب، إما إلى إنذار كالبوق، وطبل الحرب، أو لمجمع وإعلان كالدف في النكاح، كما قال صلوات الله عليه وسلامه: "أعلنوا هذا النكاح واضربوا عليه بالدف" ترجمہ: بہر حال لہو ولعب کے آلات تو وہ تین قسم پر ہیں۔ حرام، مکروہ اور حلال، بہر حال جو آلات موسیقی حرام ہیں، تو وہ سارنگی، ستار (ایک قسم کا باجا)، ساز، ڈھول، بانسری اور ہر اس چیز کی آواز جس کو اکیلے بجایا جائے، تو وہ مطرب یعنی بے خود اور مست کر دیتی ہو، (اس کی حرمت کے متعلق) حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے روایت بیان کی۔۔۔ اور بہر حال مکروہ آلات وہ ہیں جن کے ساتھ گانا گایا جائے تو طرب و سرور پیدا ہو اور ان کو اکیلے بجانے سے طرب نہ ہو، جیسا کہ تلوار وغیرہ، لہٰذا اس میں طرب کے زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ گانے کے ساتھ مکروہ و ممنوع ہو گا اور ان کو اکیلے بجانے میں طرب نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔ اور بہر حال مباح و جائز، تو ہر وہ چیز جو آلاتِ طرب میں نہ آتی ہو، وہ جائز ہے، جیسے

ڈرانے کے لیے بگل بجانا، یا جنگ، مجمع یا اعلان کے لیے طبل بجانا یا نکاح میں دف بجانا، جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں نکاح کا اعلان کرو اور دف بجاؤ۔ (الحاوی الکبیر، جلد 17، صفحہ 192، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

آلاتِ موسیقی کے استعمال اور استماع کے حوالے سے جامع اور مفصل گفتگو کرتے ہوئے **"روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین"** میں امام شرف الدین نَوَوِی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 676ھ/1277ء) لکھتے ہیں: "أن يغني ببعض آلات الغناء مما هو من شعار شاربي الخمر وهو مطرب كالطنبور والعود والصنج وسائر المعازف والأوتار يحرم استعماله واستماعه، وفي اليراع وجهان صحح البغوي التحريم والغزالي الجواز، وهو الأقرب، ... قلت: الأصح أو الصحيح تحريم اليراع، وهو هذه الزمارة التي يقال لها الشبابة وقد صنف الامام أبو القاسم الدولقي كتابا في تحريم اليراع مشتملا على نفائس، وأطنب في دلائل تحريمه" ترجمہ: موسیقی کے اُن آلات کے ساتھ گانا جو شرابیوں کی عادت ہے اور وہ آلاتِ طرب ہیں، جیسا کہ ستار (ایک قسم کا باجا)، سارنگی، جھانجھ، (یا پیتل کے دو چھوٹے چھوٹے حلقے جو دف کے کناروں یا رقاصہ کی انگلیوں پر باندھ دئیے جاتے ہیں اور ان سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور تمام آلاتِ موسیقی، باجے اور کمان کی تانت والے آلاتِ موسیقی، ان کو استعمال کرنا اور سننا حرام ہے۔ اور یراع یعنی بانسری کے بارے میں دو صورتیں ہیں، امام بغوی نے تحریم کی تصحیح کی ہے اور امام غزالی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے جواز کی اور یہ زیادہ قریب ہے۔ میں کہتا ہوں: اصح یا صحیح بانسری کی حرمت ہے، اور یہ وہ آلہ موسیقی ہے جسے شبابہ بھی کہا جاتا ہے، امام ابو القاسم دولقی نے اس کی حرمت پر ایک کتاب تصنیف کی ہے جو بہت نفیس کلام پر مشتمل ہے اور آپ نے اس کی حرمت میں کثیر دلائل بیان کیے ہیں۔ (روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین، 228/11، ط: المکتب الاسلامی، بیروت)

ائمہ شافعیہ کی طرف مزامیر اور موسیقی کے جواز کی نسبت باطل اور حقیقت کے خلاف ہے، چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 972ھ) نے خطیب الشام امام دولقی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے "کف الرعاع عن محرمات اللهو والسماع" میں لکھا: "والعجب كل العجب ممن هو من أهل العلم يزعم أن الشبابة حلال، ويحكيه وجها لا مستند له إلا خيال، **ولا أصل له وينسبه إلى مذهب الشافعي، ومعاذ الله أن يكون ذلك مذهبا له أو لأحد من أصحابه الذين عليهم (التعويل) في علم مذهبه والانتماء إليه،** وقد علم من غير شك أن الشافعي حرم سائر أنواع الزمر، والشبابة من جملة الزمر، وأحد أنواعه، بل هي أحق بالتحريم من غيرها لما

فيها من التأثير فوق ما في الناي و صوناي "یعنی اُن اہلِ علم پر کس قدر سخت تعجب ہے کہ جو بانسری کو حلال اور جائز خیال کریں اور پھر اُسے یوں حکایت کرتے پھریں کہ جس کی بنیاد صرف ایک خیال پر ہے ، جس کی کوئی مضبوط بنیاد یا اصل نہیں اور اُس حکم کو مذہبِ شافعیہ کی جانب منسوب کریں اور معاذ اللہ ! اسے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ یا آپ کے جلیل القدر اصحاب جن کی طرف علمی لحاظ سے مذہب کی نسبت کی جاتی ہے اور ان پر اعتماد کیا جاتا ہے ، ان میں سے کسی کا مذہب قرار دیں ، حالانکہ یہ بات بلاشک و شبہ ثابت شدہ اور مسلّم ہے کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام آلاتِ موسیقی کو حرام قرار دیا ہے اور خاص بانسری بھی مزامیر کی ہی ایک قسم ہے ، بلکہ اس کو تو بدرجہ اولیٰ حرام ہونا چاہیے کہ دیگر آلات کے مقابلہ میں اس میں تاثیر زیادہ ہے ۔ (کفّ الرعاع عن محرمات اللھو والسماع ، صفحہ 71 ، ط : مکتبۃ القران للطباعۃ والنشر ، القاھرۃ)

تقی الدین ابو عمرو ، عثمان بن عبد الرحمن ، المعروف امام "ابن صلاح" رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سال وفات : 643ھ) لکھتے ہیں : "وأما اباحة هذا السماع و تحليله فليعلم أن الدف و الشبابة و الغناء إذا اجتمعت فاستماع ذلك حرام عند أئمة المذاهب و غيرهم من علماء المسلمين و لم يثبت عن أحد ممن يعتد بقوله في الاجماع و الاخلاف أنه أباح هذا السماع و الخلاف المنقول عن بعض أصحاب الشافعي إنما نقل في الشبابة منفردا و الدف منفردا فمن لا يحصل أو لا يتأمل ربما اعتقد فيه خلافا بين الشافعيين في هذا السماع الجامع هذه الملاهي و ذلك وهم "**ترجمہ : مفہوم وہی ہے جو مذکورہ بالا عبارت میں بیان کیا گیا ۔** (فتاوی ابن الصلاح ، جلد 2 ، صفحہ 500 ، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم ، عالم الکتب ، بیروت)

اسی بات کو "اسنی المطالب فی شرح روض الطالب" کے تحت حاشیۃ الرملی میں علامہ شہاب الدین رملی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں : (قوله و كذا اليراع) و العجب كل العجب ممن هو من أهل العلم و يزعم أن الشبابة حلال و يحكيه و جها في مذهب الشافعي و لا أصل له و قد علم أن الشافعي و أصحابه قالوا بحرمة سائر أنواع المزامير و الشبابة منها بل هي أحق من غيرها بالتحريم فقد قال القرطبي إنها من أعلى المزامير و كل ما لأجله حرمت المزامير موجود فيها و زيادة فتكون أولى بالتحريم قلت : و ما قاله حق واضح و المنازعة فيه مكابرة ۔ **مفہوم بیان ہو چکا ہے ۔** (اسنی المطالب مع حاشیۃ الرملی ، 344/4 ، ط : دار الکتاب الاسلامی)

ذکر کردہ ان تینوں کتب "**اسنی المطالب فی شرح روض الطالب**"، "**فتاوی ابن صلاح**" اور "**کف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع**" کی عبارات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ائمہ شافعیہ کی طرف موسیقی کے جواز کی نسبت سراسر باطل اور غلط ہے۔

چاروں فقہی مذاہب کے حوالے سے **موسوعہ فقہیہ کویتیہ** میں ہے: "والمعتمد عند أكثرهم أنه يحرم استعمال آلة من شعار الشربة كطنبور وعود، وجدك وصنج ومزمار عراقي وسائر أنواع الأوتار والمزامير؛ لأن اللذة الحاصلة منها تدعو إلى فساد كشرب الخمر لا سيما من قرب عهده بها؛ ولأنها شعار الفسقة والتشبه بهم حرام۔" مفہوم اوپر بیان ہوچکا۔ (حاشیۃ ابن عابدین 382/4، جواہر الاِکلیل 233/2، 11/238/2، نہایۃ المحتاج 281/8، المغنی 175/9–176)

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، جلد 26، صفحہ 101، مطبوعہ وزارتِ اوقاف، کویت)

اسی طرح فقہ شافعی کے دیگر کثیر ائمہ اور معتمد علمائے اعلام نے یہی بیان کیا، جیسا کہ شافعی فقیہ امام الحرمین ابو المعالی، المعروف امام جوینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 478ھ) نے، "نہایۃ المطلب فی درایۃ المذہب"، 23/19، ط: دار المنہاج میں، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے "**الوسیط فی المذہب**"، 350/7، ط: دار السلام، القاھرۃ میں لکھا۔

علامہ رافعی قزوینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 623ھ) نے "**العزیز شرح الوجیز المعروف ب الشرح الکبیر**"، 15/13، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت، میں،

علامہ عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 660ھ) نے "**الغایۃ فی اختصار النھایہ**"، 79/8، ط: دار النور بیروت، میں،

سراج الدین عمر بن علی المعروف امام "ابن ملقن" رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 804ھ) نے "**عجالۃ المحتاج إلی توجیہ المنہاج**"، 1829/4، ط: دار الکتاب، اِربد) میں،

ابو البقاء علامہ محمد بن موسی دَمیری شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 808ھ) نے "**النجم الوہاج فی شرح المنہاج**"، 302/10، ط: دار المنہاج، میں،

اور "**اسنی المطالب فی شرح روض الطالب**" میں زین الدین امام زکریا انصاری السنیکی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 926ھ) نے لکھا۔ بلکہ علامہ ابن حجر ہیتمی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اس پر بعض سے اجماع ہونا نقل کیا ہے۔ (کفّ الرعاع عن محرمات اللھو والسماع، ص 78، ط: مکتبۃ القران للطباعۃ والنشر، القاھرۃ)

دَف کے استعمال کے متعلق میں "الحاوی الکبیر" میں ہے: "واختلف أصحابنا هل ضرب الدف على النكاح عام في كل البلدان والأزمان؟ فعم بعضهم لاطلاقه وخص بعضهم في البلدان التي لا يتناكر أهلها في المناكح، كالقرى والبوادي ويكره في غيرها، في مثل زماننا، لأنه قد عدل به إلى السخف والسفاهة" **یعنی ہمارے (شوافع کے) اصحاب نے اس بات میں اختلاف کیا کہ کیا نکاح کے موقع پر ہر علاقہ اور ہر زمانے میں دف بجانے کی عام اجازت ہے؟ تو بعض نے حدیث کے مطلق ہونے کی وجہ سے عمومی اجازت دی اور بعض نے اس کی اجازت کو ان مخصوص شہروں کے ساتھ خاص کیا جن میں نکاح کے موقع پر اہل علاقہ اس کو بُرا نہیں سمجھتے، جیسے قریے اور دیہات وغیرہا، ان کے علاوہ جگہوں پر ہمارے زمانہ میں مکروہ ہے، کیونکہ اب یہ کام بے ہودگی اور بے وقوفانہ حرکتوں کی طرف چلا گیا ہے۔** (الحاوی الکبیر، جلد 17، صفحہ 192، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: "الدف": ... وقال الشافعية يجوز ضرب دف واستماعه لعرس لأنه صلى الله عليه و سلم أقر جويرات ضربن به حين بنى على الربيع بنت معوذ بن عفراء وقال لمن قالت: وفينا نبي يعلم ما في غد: دعي هذا وقولي بالذي كنت تقولين، أي: من مدح بعض المقتولين ببدر، ويجوز لختان لما روي عن عمر رضي الله تعالى عنه أنه كان إذا اسمع صوتا أو دفا بعث قال: ما هو؟ فإذا قالوا عرس أو ختان، صمت، **ويجوز في غير العرس والختان مما هو سبب لاظهار السرور كولادة وعيد وقدوم غائب وشفاء مريض** وإن كان فيه جلاجل لاطلاق الخبر، وهذا في الأصح عندهم لما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم لما رجع من بعض مغازيه قالت له جارية سوداء: يا رسول الله إني كنت نذرت إن ردك الله صالحا أن أضرب بين يديك بالدف و أتغنى، فقال لها: إن كنت نذرت فاضربي، وإلا فلا ومقابل الأصح المنع لأثر عمر رضي الله تعالى عنه السابق، و استثنى البلقيني من محل الخلاف ضرب الدف في أمر مهم من قدوم عالم أو سلطان أو نحو ذلك، **وقال بعض الشافعية: إن الدف يستحب في العرس والختان،** وبه جزم البغوي في شرح السنة۔" **مفہوم تمہید میں گزر چکا۔**

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد 38، صفحہ 170، مطبوعہ وزارتِ اوقاف، کویت)

دف میں جھانجھ نہ ہونے کی قید کو امام غزالی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "الوسیط فی المذہب"، 350/7، ط: دار السلام، القاھرۃ اور امام نووی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین"، 228/11، ط: المکتب الاسلامی، بیروت) میں ذکر کیا ہے۔

موسیقی و آلات موسیقی کے استعمال اور حلت و حرمت کے بیان پر علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شاندار تصنیف "کف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع" تحریر فرمائی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9015

تاریخ اجراء: 22 محرم الحرام 1446ھ/29 جولائی 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net